

وفاقی محتسب کی سال 2019ء کی کارکردگی

انصاف کی بلا تاخیر پر ہمیں ہر معاشرے کی بنیادی ضرورت ہوتی ہے، جن معاشروں اور مملکتوں میں انصاف میں تاخیر ہوتی ہے وہ بالآخر اختصار کا شکار ہو جاتے ہیں شاید اسی لیے کہا جاتا ہے انصاف میں تاخیر بھی ناانصافی ہے۔ پاکستان میں وفاقی محتسب ایک ایسا ادارہ ہے جہاں عام پاکستانیوں کو فوری اور مفت انصاف فراہم کیا جاتا ہے، حکایت گزار کا ایک پیسہ بھی خرچ نہیں ہوتا اور اسے گھریٹھے انصاف مل جاتا ہے وفاقی محتسب کا قیام کا بنیادی مقصد وفاقی حکومت کے اداروں کے خلاف برائتنامی کی شکایات کا ازالہ کرنا اور عام شہریوں کو مفت انصاف فراہم کرنا ہے اسے آپ غریبوں کی عدالت بھی کہہ سکتے ہیں معاشرے کے وہ افراد جن کی کہیں شنوائی نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ عدالتوں اور وکلاء کے ہماری اخراجات برداشت کر سکتے ہیں ایسے لوگ سادہ کاغذ پر ایک درخواست لکھ کر وفاقی محتسب کو بھیجا دیں تو اس پر کارروائی شروع ہو جاتی ہے اس ادارے کی بہترین کارکردگی کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ وفاقی محتسب سید طاہر شہباز نے 2019 میں 74869 شکایات کے فیصلے کئے وفاقی محتسب سیکرٹریٹ کی تاریخ میں اب تک کسی ایک سال میں یہ سب سے زیادہ فیصلے ہیں، تمام شکایات کے فیصلے ساتھ دونوں کے اندر کے گئے، چونکہ وفاقی محتسب میں انہماک و تعظیم سے معاملات کو سلجھانے کی کوشش کی جاتی ہے 97 فیصد فیصلوں پر عملدرآمد بھی ہو گیا ہے۔

گزشتہ برس وفاقی محتسب سیکرٹریٹ میں سکاٹپ آئی ایم او اور انسٹاگرام پر شکایات کی سماعت شروع کی گئی، اب شکایت کنندگان گھریٹھے سماعت میں شامل ہو سکتے ہیں انہیں سفر کی صعوبت اٹھانے کی بھی ضرورت نہیں۔ اس سال کے وسط تک تمام علاقائی دفاتر بھی آئن لائن سماعت شروع ہو چائے، شکایت گزار اور ایجنسی کو اختیار ہوگا کہ وہ اپنے گھریٹھے میں پیشہ کساعت میں شریک ہو اور اپنا موقف پیش کرے، اس سے شکایت کنندہ کے وقت اور ایجنسی کے سرمائے کی بچت ہوگی، وفاقی محتسب کو 2019 کے دوران 73 ہزار 59 اعتراض اور شکایات موصول ہوئیں، سب سے زیادہ شکایات بجلی سپلائی کرنے والے کمپنیوں کے خلاف کی گئیں جن کی تعداد 32 ہزار 421 ہے، 2019 میں ان کمپنیوں کے خلاف 32 ہزار 277 شکایات کے فیصلے کیے گئے، سوئی گیس کے خلاف 9598 شکایات موصول ہوئیں، ان کے علاوہ دس ادارے جن کے خلاف سب سے زیادہ شکایات موصول ہوئے ان میں تدارک، پاکستان پوسٹ آفس، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی پاکستان بیت المال، پاکستان ریلوے، اسٹیٹ لائف انشورنس، بے نظیر لاکھ سپورٹ پروگرام اور ای او بی آئی شامل ہیں۔ سال 2019 کے دوران 23 ہزار 281

محتسب 74 ہزار 869 فیصلوں میں صرف 317 فیصلوں کے خلاف صدر پاکستان کو اپیل کی گئی جن میں سے صدر پاکستان نے صرف 123 اپیلیں قبول کیے جو شکایت کنندگان کی تھی، ایجنسی کی طرف سے وفاقی محتسب کے خلاف صدر پاکستان نے کوئی ایک اپیل بھی قبول نہیں کی گئی۔ وفاقی محتسب عوام الناس کو ان کے گھر کی دلپذیر برائتنامی فراہم کرنے کے لیے بھی سرگرم ہے۔ اس مقصد کے لیے اسی آر کے نام سے ایک پبلک پرائیویٹ شروع کیا گیا ہے جس کے تحت وفاقی محتسب کے افسران تحصیل ہیڈ کوارٹرز میں جا کر عام شہریوں کو ان کے گھر کی دلپذیر برائتنامی فراہم کرتے ہیں۔ ایسی شکایات کا فیصلہ 45 دن میں کیا جاتا ہے۔ ایک ایسا انقلابی قدم ہے جسے پوری دنیا میں سراہا گیا۔ اسی آر نظام کے تحت 2019 کے دوران وفاقی محتسب کے افسران نے تحصیل ہیڈ کوارٹرز پر خود جا کر سماعت کی اور 5374 شکایات کا



تحریر: ڈاکٹر انعام الحق جاوید
 (ایڈیٹر اور وفاقی محتسب)

ازالہ کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ وفاقی محتسب نے شکایات کی فوری ازالہ کیلئے تمام وفاقی اداروں کو ہدایت کر رکھی ہیں کہ وہ ادارہ جاتی سطح پر شکایات کو حل کرنے کا نظام وضع کریں چنانچہ پیشتر وفاقی اداروں نے اپنے ہاں شکایات کیلئے قائم کر رکھے ہیں جہاں کوئی بھی شخص شکایت کر سکتا ہے۔ اگر ادارہ کے سطح پر شکایات 30 دن میں حل نہ ہو تو وہ ایک خود کار نظام کے تحت وفاقی محتسب کی کیپیوٹرائزڈ سسٹم پر آ جاتی ہیں اور وفاقی محتسب میں ان پر کارروائی شروع ہو جاتی ہے اس مقصد کے لیے وفاقی حکومت کے اکثر اداروں کو وفاقی محتسب کے کیپیوٹرائزڈ نظام سے منسلک کیا گیا ہے۔ وفاقی محتسب نے اپنے آپ کو صرف شکایات کے فیصلوں تک محدود نہیں رکھا بلکہ مختلف اداروں کے نظام کی اصلاح کے لئے مختلف شعبوں کے نامور شخصیات کی سربراہی میں مختلف کمیٹیاں تشکیل دی ہیں، جن کی سفارشات کو سپریم کورٹ تک نہ صرف سراہا بلکہ سپریم کورٹ نے وفاقی محتسب سے کہا کہ وہ پاکستان میں تھانوں اور جیلوں کی اصلاح کے بارے میں صوبوں کے ساتھ مشاورت کے بعد تیار ہر دین کے جیلوں کی اصلاح کیسے ممکن ہے اور تھانوں کو کیسے عوام دوست بنایا جاسکتا ہے۔ سپریم کورٹ کی اس ہدایت پر وفاقی محتسب نے احتجاجی تجزیہ کاروائی نمائندوں سول سوسائٹی کے سرکردہ افراد اور جیلوں سے متعلق اعلیٰ سرکاری افسران پر مشتمل مختلف کمیٹیاں بنائیں جن کی جانب سے تیار کردہ طویل ریسرچ پر مشتمل رپورٹیں سپریم کورٹ آف پاکستان اور متعلقہ سرکاری اداروں کو ارسال کی گئیں۔ ان کمیٹیوں نے ملک بھر کے جیلوں کے دورے کر کے وہاں قیدیوں

کی حالت زار کا مشاہدہ کیا اور پھر جیلوں کے نظام کی اصلاح کے لیے سفارشات مرتب کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ عملی اقدامات بھی اٹھائے۔ جن میں مختیر حضرت کے ساتھ مل کر قیدیوں کیلئے جیلوں کے اندر سہولیات فراہم کرنے کا بندوبست کیا گیا۔ تقریباً ساڑھے تین سو کے لگ بھگ ایسے قیدیوں کا جرمانہ ادا کر کے ان کو رہائی دلائی گئی جو جرمانہ کی رقم نہ ہونے کی سبب عرصہ دراز سے جیلوں میں قید تھے۔ وفاقی محتسب نے مختلف یونیورسٹیوں اور تعلیمی اداروں کے تعاون سے قیدیوں کے لئے مفت تعلیم کا بندوبست کیا، ملک بھر کے جیلوں میں قید خواتین اور بچوں کو عید کے موقع پر سنے پڑے کھانے پینے کی اشیاء اور بچوں کو تحائف دینے گئے۔ بعد ازاں سپریم کورٹ نے وفاقی محتسب کی ذمہ داری لگائی کہ جیلوں کی اصلاح اور قیدیوں کو سہولیات کے حوالے سے سفارشات پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لیے بھی وفاقی محتسب اقدامات اٹھائیں۔ اس سلسلے میں وفاقی محتسب سپریم کورٹ کو پانچ سو ساٹھ رپورٹ پیش کر چکے ہیں، ہر رپورٹ سے قبل وفاقی محتسب سید طاہر شہباز خود چاروں صوبوں میں جا کر چیف جج کے ساتھ مل کر جیل خانہ جات اور دیگر متعلقہ حکام سے ملاقاتیں کرتے رہے جس سے ملک بھر کی جیلوں میں کافی بہتری آئی ہے، قیدیوں کو مفت تعلیم سمیت متعدد سہولیات فراہم کی گئیں اور ذاتی مریض قیدیوں کو عام قیدیوں سے الگ رکھنے کی ہدایت کی گئی۔ وفاقی محتسب نے چھٹھڑے کے مسائل کے حل کیلئے بھی متعدد اقدامات اٹھائے۔ کل اڑیسہ چھٹھڑے صرف تحصیل بینک سے تنخواہ لے سکتے تھے، پشٹروں کو ہر ماہ اپنی پشٹن وصول کرنے کے لیے گھنٹوں پیش بینک کے باہر بیٹھنا پڑتا تھا۔ وفاقی محتسب نے اس صورتحال کا نوٹس لیا اور یہ ہدایت کی کہ پشٹروں کی پیشین ان کے کانت میں بھیجی جائیں اور وہ جب چاہے اسے ٹی ایم کارڈ یا چیک کے ذریعے رقم کھلائیں۔ علاوہ ازیں وفاقی محتسب نے تمام سرکاری اداروں کو ہدایت کی کہ وہ اپنے ہاں کم از کم گریڈ 19 کے افسر کی سربراہی میں ایک پیشین کیلئے قائم کریں جو رٹائر ہونے والے سرکاری ملازم کی رٹائرمنٹ سے ایک سال قبل اس کی پیشین کے کاغذات مکمل کرنا شروع کرے تاکہ اس کی پیشین اور دیگر واجبات کی ادائیگی میں تاخیر نہ ہو۔ بیرون ملک پاکستانیوں کی سہولت کے لیے وفاقی محتسب نے پاکستان کے تمام بین الاقوامی ہوائی اڈوں پر ون ونڈو ایک قائم کیے ہیں جہاں بیرون ملک پاکستانیوں سے متعلق چودہ سرکاری گھنٹوں کے افسران چوبیس گھنٹے موجود رہتے ہیں اور مسافروں کی شکایات کو موقع پر حل کر دیا جاتا ہے۔ وفاقی محتسب نے پاکستان کے تمام سفارتخانوں کو ہدایت کر رکھی ہے کہ پاکستان کے سفیر پٹھے میں ایک دین بیرون ملک پاکستانیوں کے لیے شخص کریں اور ان کی شکایت سن کر ان کا فوراً ازالہ کریں۔

مسئلہ اشاعت کے ۹۸ سال
میں ۱۴۰۰ اشاعتیں کیا گئے

ذریعہ اسماعیل خان

بیاد
احمد نواز

روزنامہ

اعتدال

چیف ایڈیٹر:

محمد عرفان مغسّل

Email:-aitadal@gmail.com | Tel:-0966-713793

Fax:-0966-713794

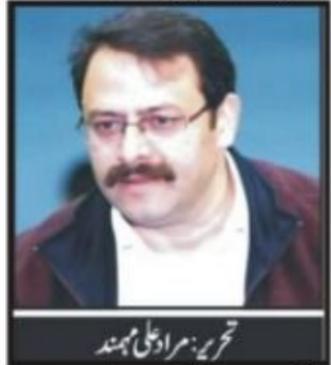
ہفتہ 16 مئی 2020ء 22 رمضان المبارک 1441ھ 02 جیٹھ 2077 ب

جلد 14
صفحہ 4

وفاقی محتسب کا ایک چھوٹا سا تعارف

آیا تو صوبائی حکومت کے فنانس نے کیس گورنر کو اپیل کے لیے بھیج دیا تھا اور گورنر خیر بہنٹونو نے بھی وہ فیصلہ میرے والد صاحب کے حق میں سنا دیا تھا اور اس طرح سرکاری قانون کے مطابق میرے والد صاحب کو بل ادا کیا گیا۔ وفاقی محتسب اور صوبائی محتسب میں پاکستان کا ہر شہری ایک عام کاغذ پر اپنا شکایت درج کر سکتے ہیں جس پر ضروری کارروائی کے بعد فیصلہ سنایا جاتا ہے۔ ان اداروں میں سرکاری ملازمین کے ساتھ جو نا انصافی ہوتی ہیں تو وہ خود بھی اپنے افسران بالا کے خلاف درخواست دیتے ہیں جس پر کارروائی کی جاتی ہے۔ مینا لوجی کی بدولت اور بعد میں کورونا وائرس کے وبا کے بعد اب ایک عام شہری ان لائن شکایت جمع کر سکتا ہے اور ہر شہری اپنی شکایت کی ٹریکنگ کر سکتا ہے۔ اب تو وفاقی محتسب شہری کو ان لائن لے کر اسکا مسئلہ کرتے ہیں۔ جن کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے اس کو بھی ان لائن سننے ہیں۔ وہ وقت گزار گیا جب آپ اپنی شکایت کے لیے میلوں دور رسوں میں سفر کرتے اور پھر ذلیل و خوار ہوتے تھے۔ اب تو آپ ایک کلک پر اپنی شکایت وفاقی اور صوبائی محتسب میں جمع کر دیتے ہیں۔ وفاقی محتسب اور صوبائی محتسب میں آپ واپڈ اسونی گیس میلی فون لوکل گورنمنٹ یوٹیلیٹی بزنس وغیرہ ہر قسم کی شکایت درج کر سکتے ہیں جس پر فوراً کارروائی کی جاتی ہے۔ اس چھوٹی سی تحریر لکھنے کا مقصد اس ادارے کی کاوشوں کو سراہنا ہے ہمارے ملک بہت سارے ادارے ایسے ہیں جو نہایت زبردست کام کر رہے ہیں لیکن اردو کی ایک کہادت ہے کہ جنگل میں ناچہ مور کس نے دیکھا۔ ان اداروں نے کافی لوگوں کو انصاف دیا ہے اور الحمد للہ پورے پاکستان میں یہ ادارہ فعال اور سرگرم ہے۔ بد قسمتی سے ملک میں کچھ ادارے ایسے ہی ہیں جو شہریوں کے مفاد میں ہے اور لوگوں کی ناظمی کی وجہ سے وہ ادارے فعال نہیں ہوتے پاتے۔ پاکستان کا ہر شہری اس ادارے سے شک برائے راست منتفیہ کر سکتا ہے جہاں کسی قسم کی سفارش کی ضرورت نہیں ہے۔ موجودہ وقت میں وفاقی محتسب میں نہایت ہی ایماندار اور محنتی افسران تعینات ہیں۔ اللہ ہمارے ملک کا حامی و اتا مہر ہو۔

وفاقی محتسب ایک وفاقی ادارہ ہے۔ جسکا مقصد سرکاری دفاتر میں سرکاری افسران کے خلاف شکایت درج کرنا اور وفاقی ادارے کا اسکا فیصلہ 60 دنوں کے اندر کرنا شامل ہے۔ ہمارے معاشرے میں عام شہری کو وفاقی ادارے کے



تحریر: م. راؤ ملی مہمند

افراض و امقاص کا علم نہیں ہے۔ ایسی وجہ سے وہ ہر مسئلے کے حل کے لیے ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریٹیشن اور عدالت کا رخ کرتے ہیں۔ جس طرح وفاقی سطح پر وفاقی محتسب کام کر رہی ہے ایسی طرح صوبائی سطح پر صوبائی محتسب کام کر رہی ہے۔ سال 2019 میں وفاقی محتسب میں 74 ہزار سے زائد شکایت جمع ہوئی ہیں جو مختلف جگہ کے افسران اور وہاں پر عام شہریوں کے ساتھ نا انصافی پر درج ہوئے تھے۔ ان کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ 97 فیصد شکایتوں کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ مجھے تو ان اداروں کا پتہ تھا لیکن یہ علم نہیں تھا کہ یہ ہر شکایت پر 60 دنوں کے اندر فیصلہ سناتی ہے۔ زیادہ تر کیسز میں دونوں فریقین کو بلایا جاتا ہے اور دونوں کے دلائل سنے جاتے ہیں اور فیصلہ قانون کے مطابق سنایا جاتا ہے۔ اس ادارے کی حیثیت بھی عدالت کی طرف طرح ہے کہ اگر کسی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور وہ ثابت ہو جائے تو اس افسر یا اس ادارے کے خلاف فیصلہ سنایا جاتا ہے۔ میرے والد صاحب کا دل کا اپریشن 7 سال پہلے ہوا تھا اور میرے والد صاحب ایک سرکاری ریٹائرڈ افسر ہیں۔ صوبہ خیر بہنٹون خواہ کے فنانس سیکرٹری نے سرکاری بل ادا کرنے سے انکار کر دیا تھا اور اس کے خلاف میرے والد صاحب نے صوبائی محتسب میں کیس کیا تھا۔ اور اللہ کے فضل سے میرے والد صاحب کے حق میں فیصلہ

اسلام آباد
راولپنڈی

چیف ایڈیٹر
منور احمد



روزنامہ

ایڈیٹر: عاطف سعید

جلد 11 ہفتہ 16 مئی 2020ء 22 رمضان 4 جیوہ 2076 پ صفحات 8 قیمت 10 روپے شمارہ 267

غریب آدمی کا ادارہ

دنیا میں سب سے پہلا منتخب ادارہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قائم کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے باوجود اپنے آپ کو احتساب کے لیے پیش کرنے کو ہر وقت تیار رہتے تھے چنانچہ ایک بار جب ایک صحابی نے اعتراض کیا کہ مال غنیمت سے تو سب کو ایک ایک چادر ملی ہے مگر جو لباس آپ نے پہنا ہوا ہے وہ ایک چادر سے نہیں بنتا تو آپ کو وضاحت کرنا پڑی کہ دوسری چادریں ان کے پیٹے کی ہیں جس نے اپنی چادر والدہ محترمہ کو بخش دی ہے۔ اسی طرح ایک مرتبہ ایک خاتون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دوران خطبہ مخاطب کر کے کہا اے عمر اللہ سے روک کسی نے اسے روکا نہ چاہا مگر آپ نے اسے روک دیا اور بطور اعتراف فرمایا، مدینہ کی عورتیں بھی عمر سے زیادہ جانتی ہیں اگر ہم نہ سنیں تو ہم نے مصروف ہیں۔ حضرت عمر کی انصاف پروری کی کئی مثالیں ہیں جو آپ رفتی دنیا تک کے متصفوں اور حکمرانوں کے لیے قائم کر گئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو انصاف کا نظام قائم کیا تھا وہ ایک خوبصورت نمونہ اور سب کے لیے باعث تقلید ہے۔ پاکستان میں انصاف پرور اداروں کی کوئی کمی نہیں ہے۔ انہی میں ایک ادارہ وفاقی محتسب کا بھی ہے جو صدر مملکت کی گمرانی میں کام کرتا ہے۔ آج سے دس بارہ برس قبل مجھے ایک وفاقی ادارے سے شکایت پیدا ہوئی تھی جس کے متعلق میرا خیال تھا کہ مجھے انصاف ملنا چاہیے۔ اس وقت مجھے ہائی کورٹ میں کیس دائر کرنے کی ہمت تھی، مذہبی پیریم کورٹ کی طرف رجوع کرنے کا سوچ سکتا تھا۔ میرے ایک دوست نے مشورہ دیا کہ وفاقی محتسب کے سیکریٹریٹ میں درخواست جمع کروادوں۔ میں نے پوچھا، میں کئی ہوگی تو کہنے لگا نہیں دیں کوئی نہیں ہوتی یہ ہم جیسے غریبوں کی امداد کا ادارہ ہے۔ خیر اس کا مشورہ

پسند آیا اور درخواست جمع کروادی گئی۔ اس کے بعد میری حیرت اس لیے بڑھ گئی کہ اس درخواست پر عمل درآمد انتہائی تیزی سے ہوا۔ میں حیران تھا کہ اس ادارے نے نہ صرف میری شہوانی کی بلکہ فیصلہ مجھے اپنے حق میں ہوتا نظر آیا۔ مفت انصاف کی فراہمی ہمارے ملک کا ایک بڑا مسئلہ رہا ہے۔ سستے اور جلد انصاف کے لیے تحریک انصاف کی حکومت نے جو وزیر اعظم پورٹل پر شکایات کا سلسلہ شروع کیا ہے، یہ بہت بڑا انتہائی قدم ہے۔ اس سے ملک بھر کے اداروں کی کارکردگی میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ کیونکہ ہر شکایت پر ادارے کے سربراہ کو جواب دہ ہونا پڑتا ہے۔ اس کے شانہ بشان ملک میں قائم ڈسٹرکٹ کورٹس سے لے کر ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ تک انصاف کی فوری فراہمی میں کوشاں اور مصروف عمل رفتی ہیں۔



لیکن ان میں لاکھوں کی تعداد میں کیس ہوتے ہیں۔ جن میں بعض وجوہات کی بنا پر اتنا بھی ہوتا ہے اور وہ لاکھ کی بھاری فیصلوں کی وجہ سے بھی عام آدمی وہاں جانے سے گھبراتا اور کتراتا ہے۔ مفت اور سستے انصاف کے لیے، ملک میں منتخب عدالتیں وفاقی اور صوبائی سطح پر قائم ہیں جن کے حدود کا مخصوص اور منقسم ہیں۔ آزاد نشیروں میں بھی منتخب عدالت موجود ہے۔ ان کے علاوہ ٹیکس محتسب، بینکنگ محتسب، انشورنس محتسب اور خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف شکایات سننے والا محتسب ادارہ موجود ہے۔ یہ تمام ادارے ملک میں فوری انصاف کے نظام کو قائم کرنے میں بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں۔ وفاقی محتسب کو اگلے روز صوبائی فون پر ایک ایس ایم ایس موصول ہوتا ہے جس میں اس کا شکایت نمبر اور ساعت کی تاریخ درج ہوتی ہے۔ اس ادارے نے اسی آر کے نام سے بھی ایک پراجیکٹ شروع کیا ہے، جس کا مقصد عوام کو ان کے گھر کی دہلیز پر انصاف فراہم کرنا ہے۔ اس پروگرام کے تحت وفاقی محتسب کے افسران تحصیل ہیڈ کوارٹرز میں جا کر کیس کی ساعت کرتے ہیں۔ وہاں ساعت پزیر ہونے والے کیسز کا فیصلہ عام طور پر بیٹھائیس دنوں میں کر دیا جاتا ہے۔ وفاقی محتسب کی ہدایت پر کئی وفاقی اداروں کے اندر بھی ایک شکایتی سبل قائم کیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لیے ان اداروں کو وفاقی محتسب کے کیپیوٹرائزڈ سسٹم سے منسلک کیا گیا ہے۔ وہاں کوئی بھی شخص شکایت درج کروا سکتا ہے۔ اگر وہاں درج کرائی گئی شکایت پر تیس دن میں فیصلہ نہ ہو تو وہ شکایت ایک خودکار انتظام کے ذریعے وفاقی محتسب کے کیپیوٹرائزڈ سسٹم میں چلی جاتی ہے، جہاں اس پر کارروائی شروع ہو جاتی ہے۔ اس ادارے کی ایک خوبصورتی یہ بھی ہے کہ یہ صرف شکایات کے فیصلوں تک محدود نہیں ہے بلکہ اس نے مختلف ماہرین کی سربراہی میں وفاقی و صوبائی اداروں کے اصلاح کی اصلاح کے لیے کمیٹیاں تشکیل دی ہیں۔ یہ ادارہ ملک میں جیلوں کی اصلاح اور قاتلوں کو عوام دوست بنانے کے لیے مختلف تجاویز بھی دیتا ہے، ان تجاویز پر عمل درآمد بھی ہو رہا ہے۔ وفاقی محتسب نے ہینڈلز کے مسائل کے حل کے لیے بھی متعدد اقدامات کئے ہیں، جن میں پینل بینک کے علاوہ کئی بھی بینک میں اپنے اکاؤنٹ سے چیک حاصل ہے۔ یہ سارے کام حقیقی معنوں میں عوامی فلاح کے ہیں، جن کا کریڈٹ اس ادارے اور اس کے عوام دوست سربراہ سید طاہر شہباز کو جاتا ہے۔

سکرٹریٹ کا قیام 1983 میں عمل میں لایا گیا تھا۔ اس ادارے کے قیام کا بنیادی مقصد وفاق کے خلاف شکایت سننا ہے۔ اس ادارے کے موجودہ سربراہ سید طاہر شہباز ہیں۔ ان کی کارکردگی کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ انہوں نے پچھلے سال 2019 صدر مملکت کو جو رپورٹ پیش کی تھی اس میں 74869 شکایات کے فیصلوں کے متعلق بتایا گیا تھا۔ یہ تمام فیصلے شکایات کے ساتھ دن کے اندر کئے گئے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وفاقی محتسب انصاف کی تیز ترین فراہمی میں کس قدر متوجہ ہیں۔ یہ عام آدمی کی شہوانی کا ایک ادارہ ہے جہاں کوئی ٹیکس نہیں ہے، یہاں لوگ بھروسے سے جاتے ہیں اور ان کی دادری بھی کی جاتی ہے، یہاں لوگوں سے محبت اور ہمدردی سے پیش آیا جاتا ہے اور یہاں ہونے والا فیصلہ انصاف کے تقاضوں کے مطابق اور ہر کسی کے لیے قابل قبول بھی ہوتا ہے۔ اس ادارے کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ یہاں انہماں و تنہیم سے معاملات سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے، چنانچہ بیٹھنے فیصلوں کو خوبصورت انجام ہوتا ہے اور ان پر عمل درآمد بھی ہو جاتا ہے۔ گردنا سے پیدا ہونے والے خوف ناک ماحول میں یہاں ایک اور سہولت بھی میسر ہے اور وہ سکاٹپ، انسٹاگرام اور ایمو پر شکایات کی وصولی ہے۔ ان حالات میں جب سماجی فاصلے ضروری ہو گئے ہیں یہ سہولت بہت بڑی نعمت ہے۔ اس ادارے کی فعالیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ ہر شکایت کنندہ